ہفتہ | 23۔اگست 1997ء
احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 186 | ہفتہ 19 ربیع الثانی ۔1418ھ 23 ظہور 1376ہش 23 اگست 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر کام میں خدا تعالیٰ کی رضامدّ نظر رکھو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
یاد رکھو کہ تم ہر کام میں دیکھ لو کہ اس میں خدا راضی ہے یا مخلوق خدا' جب تک یہ حالت نہ ہو جاوے کہ خدا کی رضا مقدم ہو جاوے اور کوئی شیطان رہزن نہ ہو سکے۔ اس وقت تک ٹھوکر کا اندیشہ ہے۔ لیکن جب دنیا کی برائی بھلائی ہی نہ ہو بلکہ خدا کی خوشنودی اور ناراضگی اس پر اثر کرنے والی ہو۔ یہ وہ حالت ہوتی ہے جب انسان ہر قسم کے خوف و حزن کے مقامات سے نکلا ہوا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہماری جماعت میں شامل ہو کر پھر اس سے نکل جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کا شیطان اس لباس میں ہنوز اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ عزم کرے کہ آئندہ کسی وسوسہ انداز کی بات کو سنوں گا ہی نہیں' تو خدا اسے بچالیتا ہے۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 554)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دو دوستوں میں دوستی اسی صورت میں نبھ سکتی ہے کہ کبھی وہ اس کی مان لے اور کبھی یہ اس کی۔ اگر ایک شخص سدا اپنی ہی منوانے کے درپے ہو جائے تو معاملہ بگڑ جاتا ہے۔ یہی حال خدا تعالیٰ اور بندہ کے رابطہ کا ہونا چاہئے۔ کبھی اللہ تعالیٰ اس کی سن لے اور اس پر فضل کے دروازے کھول دے اور کبھی بندہ اس کی قضاو قدر پر راضی ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ حق خدا تعالیٰ کا ہی ہے کہ وہ بندوں کا امتحان لے اور یہ امتحان اس کے طرف سے انسان کے فوائد کے لئے ہوتے ہیں۔ اس کا قانون قدرت ایسا ہی واقع ہوا ہے کہ امتحان کے بعد جو اچھے نکلیں انہیں اپنے فضلوں کا وارث بناتا ہے۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 216)

"میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں۔ جیسے سخت حبس ہوتا اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے' تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی۔ ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے"۔
"جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق و سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو"۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 216)

احکام دینیہ کے مطابق اعمال بجالانے سے دعا قبول ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دعا میں قبولیت حاصل کرنے کا ایک رنگ یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال پر غور کرے کہ کوئی فعل اس سے احکام دینیہ کے خلاف تو نہیں ہو گیا۔ ہر ایک کام جو وہ کرے احکام دینیہ کے ماتحت کرے جب یہ حالت ہو جائے گی تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔ جس طرح ایک محنتی طالب علم جو اچھی طرح سبق یاد کر کے لاتا ہو استاد کے نزدیک اس کی بات زیادہ مانی جاتی ہے بہ نسبت اس لڑکے کے جو یاد کر کے نہ لاتا ہو۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اگر طلباء نے چھٹی لینی ہو تو جو لڑکا لائق ہو اسے استاد کے پاس بھیجتے ہیں تاکہ وہ چھٹی مانگے۔ اس کی ایک وجہ ہوتی ہے اور وہ یہ کہ طالب علم سمجھتے ہیں کہ اگر ایسے لڑکوں نے چھٹی مانگی جو سکول کا کام اچھی طرح نہیں کرتے تو استاد کہے گا کہ پڑھائی سے بچنے کے لئے چھٹی لیتے ہیں اور اگر لائق لڑکے مانگیں گے تو پھر ایسا خیال نہیں کیا جائے گا چونکہ استاد پہلے بھی ان پر خوش ہوتا ہے اس لئے رخصت دے دیگا۔ خدا تعالیٰ بھی اسی کی دعا قبول کرتا ہے جو اس کو راضی رکھتا ہے اس لئے فرمایا (۔) میرے بندوں کو چاہئے کہ اگر وہ اپنی دعاؤں کو قبول کروانا چاہتے ہیں تو میری باتیں مان لیا کریں۔ اگر یہ میرے احکام کو قبول کریں گے اور ان پر عمل کریں گے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کی دعائیں قبول ہو جائیں گی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے آپ کو (صاحب ایمان) کا ولی قرار دیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرمایا کرتے تھے۔ دوست اسے نہیں کہتے جو ہر ایک

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا فضل الرحمان صاحب حال ٹورنٹو کینیڈا پیٹ میں تکلیف کے باعث بیمار ہیں جسکی تشخیص نہیں ہو رہی۔ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ انکی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ ملک ظفر احمد دارالعلوم غربی ربوہ ابن ملک سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید عرصہ چار ماہ سے بعارضہ سوزش ریڑھ کی ہڈی سخت بیمار ہیں۔ فیصل آباد ساحل ہسپتال میں ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن ہوا ہے اب انکی طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب جماعت سے انکی جلد اور مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ریاض احمد خان صاحب مربی سلسلہ سیرالیون حال گیمبیا کو 25۔ جون 97ء کو پہلی بیٹی کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو کہ وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام فراز احمد خان عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ممتاز احمد خان صاحب شاہجہانپوری آف ٹورانٹو کینیڈا کا پوتا اور محترم صالح محمد صاحب (سابق باڈی گارڈ) ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند بنائے۔

○ مکرمہ امتہ الرفیق لبنیٰ صاحبہ سابق پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ (جونیئر سیکشن) حال جرمنی اہلیہ سہیل احمد قمر صاحب حال مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 7-اگست 1997ء بروز جمعرات دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام آفتاب قیصر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب دفتر محاسب محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ کا پوتا اور مکرم مرزا محمد رفیع صاحب دارالرحمت شرقی الف کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو نیک' باعمر اور خادم دین بنائے۔

○ مورخہ 4۔ جولائی 1997ء کو مکرم چوہدری طارق وسیم صاحب مقیم سویڈن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام نعیم احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری غلام نبی صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب (وفات یافتہ) کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

کامل محبت اور کامل خوف یہی دو چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

23- ظہور 1376 ہش — 23- اگست 1997ء

حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء کا مبارک طرز عمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنی کتب کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو ہماری کتب کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کا یہ ارشاد گہری حقیقتوں اور وسیع معانی کا حامل ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کی تحریرات غور اور توجہ سے پڑھنی شروع کی جائیں تو ایک ایک جملہ توجہ کو کھینچتا ہے اور غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جو شخص ان کتب کے مضامین کے ایک ایک جملے اور ایک ایک صفحے کو پوری توجہ اور دلجمعی سے اور غور سے پڑھتا ہے اس پر نئی نئی باتیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔ اور زندگی کے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کی ایک نئی توانائی ملتی چلی جاتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کے علم کلام کو زندگی کی توانائی کے منبع و ماخذ قرار دیکر یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے گھروں میں یہ عادتیں راسخ کریں کہ ہر احمدی کے مطالعہ میں روزانہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پاکیزہ تحریریں آتی رہیں۔ اور یہ زندگی کا ایک مستقل دستور اور روزانہ کا معمول ہونا چاہئے۔

حضرت صاجزاد ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے ایک دفعہ خدام کے ایک اجتماع میں کتب حضرت بانی سلسلہ کے مطالعہ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے یہ اہم بات بیان کی تھی کہ حضرت بانی سلسلہ کی پاکیزہ تعلیمات کا موضوع ایک ایسا موضوع ہے کہ 'ہماری تعلیم' کا روزانہ مطالعہ اپنا دستور بنانا چاہئے۔ اور اس کے لئے ایک وقت مقرر کر لینا چاہئے۔ کہ فلاں وقت حضرت بانی سلسلہ کی تعلیم کا ایک حصہ جو دو چار صفحات پر مشتمل ہو اس کا مطالعہ کرنا ہے۔ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ حضرت صاحب کی کتب میں سے ایک کتاب اپنے بستر پر ہر وقت موجود رہنی چاہئے۔ تاکہ جونہی اور جب بھی فرصت ملے یا سونے کے وقت اس میں سے چند صفحات پڑھ لئے جائیں اور اس کے خوبصورت مضامین پر غور کا سلسلہ لاشعوری عمل کے طور پر شروع ہو جائے اور ان پر غور کرتے کرتے آپ سو جائیں۔ ماہرین نفسیات کی یہ بھی رائے ہے کہ سونے سے قبل جو مطالعہ کیا جاتا ہے وہ زیادہ گہرے طور پر ذہن میں راسخ ہو جاتا ہے کیونکہ سونے کے وقت شعور کی کھڑکیاں بند ہو رہی ہوتی ہیں اور لاشعور کے دریچے آہستہ آہستہ کھل رہے ہوتے ہیں۔ اور ہر پڑھا لکھا شخص جانتا ہے کہ جو شئے لاشعور تک پہنچ جائے تو وہ گویا انسانی طاقتوں کے سب سے مضبوط مرکز تک پہنچ جاتی ہے اور انسانی ذہن پوری قوت کے ساتھ اس پر عمل کر سکتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک رفیق حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے دورہ یورپ میں آپ کے رفیق کار تھے اور جن کو حضرت امام الثانی نے اپنے بارہ حواریوں میں شامل کیا تھا۔ آپ کی سیرت و سوانح میں یہ بات درج ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی زندگی میں ہم لوگوں (یعنی رفقاء حضرت بانی سلسلہ) کا یہ دستور تھا کہ حضرت بانی سلسلہ کی تعلیم کو اکٹھے بیٹھ کر پڑھتے اور ان میں سے جن جن باتوں کے متعلق یہ سمجھتے کہ اس پر ہمارا عمل نہیں ہے تو اس سطر کے نیچے لکیر لگا دیتے۔ اور ذہن میں یہ بات بٹھا لیتے کہ ہم نے ایک ہفتے کے اندر اندر اس بات پر عمل کرنا ہے یا اس ایک ہفتے کے اندر یہ خرابی جس کا حضرت بانی سلسلہ نے ذکر فرمایا ہے یہ ہم نے اپنی زندگی سے نکال بار کرنی ہے۔ ایک ہفتے کے بعد ہم اس پر دوبارہ غور کرتے کہ پچھلے ہفتے ہم نے جس برائی کو چھوڑنے کا عہد کیا تھا یا جس خوبی کو اپنانے کا عہد کیا تھا اس پر ہم کس حد تک کامیاب رہے ہیں۔ اپنے اس محاسبے کے بعد ہم حضرت بانی سلسلہ کی تعلیم کے اگلے صفحات یا اگلی سطروں کی طرف متوجہ ہوتے اور ان میں جن ارشادات کے بارے میں ہم سمجھتے کہ اس بارے میں ہمارے اندر کمی یا کمزوری ہے' اس کو پھر اسی طرح دور کرنے کا عہد کرتے اور یہ سلسلہ وقفوں وقفوں سے جاری رہتا۔

قارئین کرام! کیسا حسین اور دلکش طریق ہے جو رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ کے بعد اپنی زندگیاں سنوارنے کے لئے اٹھایا ہے۔ ہر احمدی کو رفقاء کے اس خوبصورت طریق اور طرز زندگی پر عمل کرنا چاہئے اور جتنے بھی احمدی اس نیک اور مبارک طرز عمل کو اختیار کرتے چلے جائیں گے وہ اللہ کی رحمتوں اور برکتوں اور مولا کریم کے پیار کے حقدار بنتے چلے جائیں گے۔ اور جس نے مولا کریم کا پیار پا لیا بلاشبہ وہ دو جہانوں کی دولت پا گیا۔

ربّا توں راضی تے جگ راضی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ حسین ارشاد فرمایا تھا کہ

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

اس خوبصورت منزل کے حصول کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ بہت ہی آسان اور صاف اور سیدھا طرز عمل ہمیں سمجھا دیتا ہے۔

اور پھر یہی نہیں جو لوگ صاحب علم ہیں فلسفہ کا مطالعہ کرتے ہیں' کائنات پر غور کرتے ہیں' سائنس کے نکات جانتے ہیں' ازلی حقائق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ سب بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بابرکت تحریروں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کتنے ہی علوم کی کنجی حضرت بانی سلسلہ کی کتب اور تحریرات میں موجود ہے جن سے فائدہ اٹھانے والے بے حد فائدے اٹھاتے ہیں۔

چل کے جاؤ گے اگر اس کی طرف
وہ تمہاری سمت دوڑا آئے گا
لوگ دیں گے تم کو افسردہ دلی
اور خدا ہے جو تمہیں بہلائے گا
اس سے بہتر ہے کوئی سودا بھلا
کچھ نہ لے کر جھولیاں بھر جائے گا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندہ خصوصی

مکرم بشارت احمد صاحب ڈش ماسٹر سے انٹرویو

ایک سادہ سے مگر خوبصورت فریم میں جڑا ہوا ایک کاغذ اس پر ایک خوبصورت تحریر اور اس کے نیچے دائیں کونے میں کپڑے کے دو ٹکڑے۔ یہ وہ دنیا کا سب سے قیمتی میڈل ہے اور سب سے اعلیٰ انعام ہے جو مکرم بشارت احمد صاحب ڈش ماسٹر کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 1997ء کے دوسرے روز 26 جولائی کو اپنے خطاب کے دوران اپنے دست مبارک سے عطا فرمایا۔

قارئین سمجھ گئے ہوں گے کہ کپڑے کے یہ دو ٹکڑے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کپڑوں میں سے دو ٹکڑے ہیں جن کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" اس فریم میں جڑے ہوئے کاغذ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے مبارک دستخطوں کے ساتھ درج ذیل تحریر درج ہے۔

عزیزم بشارت احمد صاحب ڈش ماسٹر کو اس فریم میں جڑے ہوئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے کپڑوں کے دو تبرکات ان کی امتیازی خدمات کی وجہ سے پیش کئے جا رہے ہیں۔ (احمدیہ ٹیلی ویژن) کے لئے تمام دنیا میں جن ڈش انٹینانز کی ضرورت پڑتی ہے وہ مختلف ملکوں میں مقامی طور پر بہت مہنگے بھی ہیں اور بعض جگہ بڑی بڑی کمپنیاں بھی (احمدیہ ٹیلی ویژن) کی لہریں وصول کرنے میں ناکام رہی ہیں مگر بشارت احمد صاحب کو میں نے جس ملک میں بھی بھجوایا وہاں انہوں نے خدا کے فضل سے بہت سستے ڈش بنا کر جماعت کے سپرد کئے اور ان کے مقامی خدام کو ڈش بنانے کا فن بھی سکھایا اور ایسے ملکوں میں بھی عام ڈشوں کے ذریعہ احمدیہ ٹیلی ویژن کی لہریں عمدگی کے ساتھ وصول کرنے کا انتظام کیا جہاں بعض بڑی بڑی نیشنل کمپنیاں بھی کامیاب نہیں ہو سکی تھیں۔ اس کی تفصیل بیان کرنے کی گنجائش نہیں مگر مقصود یہ ہے کہ ان کی عالمی خدمات سے متاثر ہو کر میں نے خود یہ فیصلہ کیا کہ ان کے اعتراف کے طور پر یہ تبرک انہیں پیش کروں جو ان کے لئے ایک لاثانی میڈل کی حیثیت رکھے گا۔ (اللہ نے چاہا تو) اللہ انہیں جزاء عطا فرمائے۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا طاہر احمد

لندن 1997-7-25

اسی طرح مکرم بشارت احمد صاحب کے نام حضرت صاحب کا ایک خط بھی موجود ہے جس میں حضرت صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔

1997-8-8 (-) آپ بہت سلیقہ سے خدمات بجالا رہے ہیں۔ آپ کا جذبہ اور طریق کار بے حد پسند آیا۔ اللہ تعالیٰ صلاحیتوں کو اور چمکائے اور اس میدان میں مزید خدمتیں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کے اہل و عیال کو بھی لاثانی برکتوں سے نوازے سب کو سلام اور دعا

دورہ رشیا کے واقعات بھی تائید و نصرت کا ثبوت ہیں۔ اللہ ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازے۔

مکرم بشارت احمد صاحب ڈش ماسٹر نے جلسہ سالانہ برطانیہ سے پہلے دو ماہ تک سابق سوویت یونین کی آزاد ریاستوں کا دورہ کیا۔ وہ 17 مئی کو پاکستان سے روانہ ہوئے اور ٹھیک دو ماہ بعد 17 جولائی 1997ء کو واپس آئے۔ دو تین دن پاکستان میں قیام کے بعد جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔ اب جب وہ لندن سے واپس آئے تو ان سے جو باتیں ہوئیں ان میں انہوں نے اپنے دورہ کی تفاصیل بیان کیں۔

مکرم بشارت احمد صاحب نے بتایا کہ اس دورہ کے دوران ان کے ایک مددگار مکرم منیر احمد صاحب بھی بطور ویلڈر ان کے ہمراہ تھے اسلام آباد (پاکستان) سے یہ تاشقند گئے اور وہاں سے بذریعہ بس قازقستان کے دارالحکومت الماتا پہنچے۔ وہاں دو ڈشیں خود بنائیں۔ اس وقت مشن ہاؤس میں کوئی ڈش نہ تھی۔ ملک میں ڈش کا نظام تو موجود تھا مگر بہت مہنگا تھا۔ وہاں کے ماہرین باوجود کوشش کے احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات وصول کرنے میں ناکام رہے۔ آٹھ فٹ سائز کی دو ڈشیں بنانے کے علاوہ انہوں نے ایک ڈش بازار سے خریدی۔ الماتا کے احمدیہ مشن ہاؤس کے چھت پر ڈش فٹ کی اور پندرہ بیس منٹ کے اندر اندر احمدیہ ٹیلی ویژن کی صاف اور واضح نشریات وصول ہونا شروع ہو گئیں۔ مربی سلسلہ خواجہ مظفر احمد صاحب نے بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ اگلے دن جمعہ تھا۔ مقامی روسی احمدی دوستوں اور دیگر احمدی احباب نے حضرت صاحب کا خطبہ سنا اور بہت لطف اٹھایا۔ قریباً سارا دن بہت سے احباب ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہے۔ بشارت صاحب نے بتایا کہ سابق سوویت یونین کی جتنی ریاستوں کا ہم نے دورہ کیا ان میں سے ماسکو سمیت کسی بھی شہر میں سوائے الماتا کے ڈش کا میٹیریل نہیں ملا۔ مکرم بشارت احمد صاحب نے بتایا الماتا میں ایک مقامی روسی احمدی دوست مکرم نور محمد صاحب نے بہت تعاون کیا۔ وقت دیا۔ وہ جماعت کی بھی بہت خدمت کرتے ہیں۔ ایک سال وہ لندن میں حضرت صاحب کے پاس بھی رہ آئے ہیں۔

اس کے بعد بشارت احمد صاحب اپنے رفیق کار منیر احمد صاحب کے ساتھ کرغیزستان کے دارالحکومت بشکیک پہنچے۔ وہاں ان کے پاس صرف 72 گھنٹے رکنے کا وقت تھا۔ اس وقت سے انہوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ نیند اور آرام کو بھول کر دو ڈشیں وہاں بنائیں ایک خریدی۔ بشکیک میں ایک دس منزلہ عمارت میں ہمارا مشن ہاؤس قائم ہے۔ ڈشیں لگانے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 5-10 منٹ کے اندر اندر احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات موصول ہونا شروع ہو گئیں۔ بشکیک میں احمدی دوستوں اور مربی سلسلہ مکرم حافظ ظہور احمد کو ڈشیں بنانا اور احمدیہ ٹیلی ویژن سیٹ کرنا سکھا دیا۔ یہاں ایک دوست مکرم شیخ محمد اشرف صاحب کو ٹریننگ دی۔ بشکیک میں بھی مقامی روسی احمدی دوست موجود ہیں سب نے بے حد خوشی کا اظہار کیا۔

بشکیک کے بعد تاشقند واپس آئے یہاں پر تین ڈشیں خراب پڑی تھیں اور ان کو درست کرنے والا کوئی نہ ملتا تھا۔ ان تینوں ڈشوں کو کھول کر نئے سرے سے بنایا اور ایک ڈش کو مرمت کر کے جب ٹیون کیا تو محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات صاف اور واضح آواز کے ساتھ موصول ہونا شروع ہو گئیں۔ یاد رہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں احمدیہ ٹیلی ویژن کے نشریات وصول کرنے کے لئے ڈیڑھ سال سے کوششیں کی جا رہی تھیں اور اس مقصد کے لئے بڑا پیسہ بھی خرچ کیا گیا تھا۔ بڑی محنت بھی کی گئی مگر ناکامی ہوتی رہی۔

مکرم بشارت احمد صاحب نے بتایا کہ میں نے جب غور سے اطراف کو دیکھا تو میں نے اندازہ لگا لیا کہ اصل وجہ کیا ہے۔ اللہ نے مجھے سمجھ دی یہ اسی کا احسان ہے کہ میرے ذہن میں بات آ گئی۔ بات یہ تھی کہ جس رخ سے احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات آ رہی تھی اس رخ پر تین بلند و بالا عمارتیں، 22،22 منزلہ موجود تھیں۔ ان عمارتوں کی وجہ سے راستہ بلاک ہوا تھا۔ میں نے جس طرح کرکٹ کا کھلاڑی فیلڈروں کے درمیان میں سے Gap (خالی جگہ) ڈھونڈتا ہے۔ اسی طرح ایک درمیانی جگہ ڈھونڈی اور اس کی سیدھ میں ڈش کو ایڈجسٹ کیا چنانچہ اللہ کی رحمت نے مدد کی اور احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات وصول ہونے لگ گئیں۔ یہاں مربی سلسلہ مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب نے بڑا تعاون کیا۔ یہاں پر مزید ڈشوں کا میٹیریل الماتا سے منگوایا اور ملک طاہر صاحب مربی سلسلہ کو ٹریننگ دی۔

مکرم بشارت صاحب نے بتایا کہ جگہ جگہ اللہ کی تائید و نصرت کے نشانات سامنے آتے گئے۔ تاشقند سے ہم نے ماسکو کے ویزے کے لئے اپلائی کیا۔ یہ کام عام طور پر یہاں سے ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اللہ نے غیر معمولی فضل کیا اور ہم دونوں کو ویزا مل گیا۔

ماسکو میں ہمارے پاس وقت بہت کم تھا۔ ماسکو میں ہمارے مشن ہاؤس میں جو ڈش لگائی گئی تھی اس کے ذریعے نشریات موصول نہیں ہو رہی تھیں۔ وہاں کی مقامی کمپنیوں سے بات ہوئی تو انہوں نے جو تخمینہ دیا تھا وہ یہ تھا کہ ایک جمبو سائز (بہت بڑی) ڈش لگائی جائے گی جس پر 9 ہزار ڈالر (قریباً تین لاکھ 60 ہزار پاکستانی روپے) خرچ آئے گا۔ تب احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات آ سکیں گی۔ یہ ڈش جو پہلے سے نصب تھی بہت ہی خطرناک جگہ پر تھی۔ اللہ کا نام لے کر دعائیں کرتے ہوئے اوپر چڑھے۔ یہ 17 ویں منزل کی اونچائی تھی اور چھت سیدھی نہ تھی بلکہ ٹین کی چادروں سے ڈھلوان بنی ہوئی تھی جس پر قدم جمانا بہت مشکل ہو رہا تھا اور ارد گرد کوئی حفاظتی جنگلہ بھی نہیں تھا۔ بہرحال اللہ کا نام لے کر چڑھے اللہ ہی نے مدد فرمائی اور کامیابی بھی عطا کی۔ اسی ڈش سے ہم نے یورپ کے سیٹلائٹ K.U کو پکڑ لیا۔ اور احمدیہ ٹیلی ویژن آنا شروع ہو گیا۔ اس سیٹلائٹ سے پورے رشیا میں کوئی شخص سگنل وصول نہیں کر سکا۔ اور KU سیٹلائٹ کے کمپیوٹر بھی یہی کہتے تھے کہ اس کی نشریات رشیا میں وصول نہیں ہو سکتیں۔ ہم نے بغیر ایک پیسہ خرچ کئے یہ نشریات وصول کر لیں۔ تاہم دس بارہ روز کے بعد ہم نے اس ڈش کا رخ ایشیا والے سیٹلائٹ کی طرف موڑ دیا۔ ہم نے ایشیا کے سیٹلائٹ سے نشریات وصول کرنا بہتر سمجھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب وہاں پر بہترین نشریات موصول ہو رہی ہیں۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ماسکو سے بھی ہم نے ڈش کا میٹیریل تلاش کرنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہے۔

اس کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب اپنے ساتھی کے ہمراہ تاتارستان کے دارالحکومت قازان پہنچے۔ یہ ایک بہت خوبصورت شہر ہے جو دریائے وولگا کے کنارے آباد ہے۔ یہاں پر ہمارے مشن ہاؤس میں دو میٹر (قریباً ساڑھ چھ فٹ) کی ایک ڈش نصب تھی مگر اس سے نشریات وصول نہیں ہو رہی تھیں۔ اس کو C بینڈ میں بدلا اور ایشیائی سیٹلائٹ کی طرف اسی کا رخ کیا اور اللہ کے فضل و کرم سے چند منٹوں میں احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت صاحب کا پیارا چہرہ نظر آنے لگا۔ حیرت انگیز طور پر ڈش کا سائز چھوٹا (ساڑھے چھ فٹ) ہونے کے باوجود بہت اچھی نشریات موصول ہو گئیں۔ قازان میں ان کا قیام پانچ دن رہا۔

یہاں سے ماسکو واپس آئے۔ قازان میں بھی ڈش کا میٹیریل بازاروں میں نہ ملا۔ مربی صاحب مکرم مشہود احمد صاحب نے بڑا تعاون کیا۔ مشہور روسی احمدی پروفیسر راویل اسی شہر کے رہنے والے ہیں قازان میں بھی مقامی روسی احمدی ہیں سب نے نشریات موصول ہونے پر بے حد خوشی کا اظہار کیا۔

ماسکو میں آکر 1.5 میٹر (5 فٹ) کی ایک ڈش KU بینڈ کے لئے خریدی۔ یہ ڈش لے کر سینٹ پیٹرزبرگ (سابق لینن گراڈ) ماسکو کے مربی مکرم رانا خالد صاحب کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ اور وہاں کے مشن ہاؤس، جو 5 ویں فلور پر واقع ہے، کی بالکونی میں ڈش نصب کی۔ اللہ نے کرم کیا اور نشریات وصول ہونا شروع ہو گئیں۔

مکرم بشارت احمد صاحب نے ایک دلچسپ بات بتائی کہ یہ 21 اور 22 جون کی درمیانی رات تھی۔ یہ رات وہاں پر وائٹ نائٹ (سفید رات) کہلاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس جگہ پر اس رات کو سورج تھوڑی دیر کے لئے غروب ہوتا ہے اور پھر طلوع ہو جاتا ہے۔ رات کا کامل اندھیرا بالکل نہیں ہوتا۔ صبح کی عبادت کے وقت

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

تربیت کا اہم نکتہ جو یاد رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ اللہ سے سچا پیار رکھیں اور خدا کے برعکس کوئی رعب اپنے دل پر نہ پڑنے دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ صباح الدین احمد- ربوہ

پرانی یادیں - ایک ہائیکنگ

بچپن میں شوق تھا پکنک کا شکار کا اور کھیل کا جس میں کرکٹ اور ہاکی سرفہرست تھے۔ کوئی رخصت شاید ہی گزرتی کہ جس میں پکنک میچ یا شکار کا پروگرام نہ ہوتا۔ بلکہ یہ حال تھا کہ سکول سے آئے بستہ رکھا کھانا کھایا اور دریا کی طرف شکار کو نکل پڑے ان دنوں اتنا شکار ہوتا تھا کہ کشتی کے ذریعہ یا دریا کے کنارے ہی بندوق کے دو ایک فائر ہو جاتے اور ہم کچھ نہ کچھ لئے واپس گھر آتے۔

کالج میں گئے تو ہمارے محترم و معزز استاد جناب چوہدری محمد علی صاحب نے ترغیب دی کہ جو لطف ہائیکنگ کا ہے وہ اور کہاں؟ پہلی مرتبہ کالج سے ہائیکنگ کی ابتداء کی پھر جامعہ احمدیہ کی پارٹیوں میں شرکت کا موقع ملا پھر تو دوستوں اور عزیزوں اور فیملی کے ساتھ پرائیویٹ طور پر بھی جانے کا اتفاق ہوتا رہا۔

اگر ایسے تفریحی پروگراموں کے واقعات ضبط تحریر کئے جائیں تو اچھا خاصا مواد بن سکتا ہے۔ اس وقت پہلی ہائیکنگ کے بارے میں ہی کچھ لکھنے پر اکتفاء کروں گا۔ اس پارٹی کی روانگی سے قبل مجھے سیکرٹری بنا دیا گیا اس لئے تیاریوں میں اور راستہ کے اور وہاں کے علاقوں میں یوتھ ہاسٹلز کی منظوری اس کی ممبرشپ کے بعد لے لی گئی۔ جہاں یہ ہوٹل نہیں تھے وہاں ریسٹ ہاؤسز اور دوسری قیام گاہوں کی منظوری حاصل کی۔

الغرض ہم بذریعہ چناب ایکسپریس سوات دیر اور چترال اور کافرستان کی طرف روانہ ہوئے۔ نوشہرہ ریلوے سٹیشن پر صوبہ سرحد کی روایتی مہمان نوازی کا لطف بھڑوں کے بڑے چھتے کے شایان شان استقبال سے اٹھایا۔ بٹ خیلہ سے ہوتے ہوئے چکدرہ بذریعہ بس پہنچ کر دیر ریاست میں داخل ہوئے۔ قبائلی علاقہ جات کے پولیٹیکل ایجنٹ سے ملاقات ہوئی انہوں نے ان علاقوں اور ان کے سربراہوں کے مزاج سے متعلق گفتگو کی۔ اور بتایا کہ نواب دیر جوان دنوں حاکم تھے۔ سخت مزاج اور عیش کی طرف راغب ہیں حکومت سے تعلقات کشیدہ تھے ریاست میں لاقانونیت کا یہ عالم تھا کہ ٹورسٹ لٹ جاتے یا مارے جاتے۔ صرف سڑک کے سفر کو کسی قدر محفوظ رکھنے کے لئے حکومت کو کافی قیمت چکانی پڑتی بعد میں تو ریاست کا اختیار لے لیا گیا حکومت نے نواب کو بے دخل کر دیا۔

ہم لوگ بذریعہ بس جب دیر شہر جو کہ ریاست کا دارالخلافہ تھا پہنچے تو ہمیں سیدھے لیوی پوسٹ میں پہنچایا گیا جو کہ قلعہ نما تھی عصر کے وقت ہی "مسعود رجمنٹ" کے انچارج نے باہر اکیلے نہ جانے کا حکم سنایا ہم نے سپاہیوں کی حفاظت میں قلعہ سے باہر باغ میں جانے کی اجازت حاصل کی۔ موقع پاکر ہم چار ساتھی بشمول رشید حال انگلستان کرنل سلیم وغیرہ بازار پہنچ گئے۔ خیال تھا نہ ڈر کہ واقعی ہم غیر محفوظ ہیں۔ بازار میں صرف ہم لوگ اجنبی تھے۔ ہمیں اس وقت احساس ہوا کہ جب ہمیں شام پڑتے ہی گھیر لیا گیا اسلحہ برداروں نے حکم دیا کہ کہیں نہیں جا سکتے تم لوگ قید ہو سخت پریشان ہوئے سامنے ایک قہوہ خانہ نظر آیا اس میں گھس گئے مالک کو سمجھانے کی کوشش کی کہ مہمان ہیں اس نے کہا میں بے بس ہوں جب تک قہوہ خانہ کھلا ہے میری پناہ میں ہو اس کے بعد کچھ نہیں کر سکتا۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد قہوہ منگوا کر حلق میں انڈیلتے رہے اس پریشانی کے عالم میں جو دعائیں کر سکتے تھے کیں بظاہر امید کی کوئی کرن نہ تھی کیونکہ لیوی کے کیپٹن نے یہ کہا تھا کہ ہماری حفاظت بھی اسی میں ہے کہ ہم لوگ شام کو قلعہ بند ہو جائیں۔ ہم نے اسے محض ڈراوا سمجھا۔ اسی عالم پریشانی میں باہر جو مسلح افراد جمع تھے ان کے پیغام آنے شروع ہوئے کہ قہوہ خانے سے باہر نکلو۔ اغوا اور لاقانونیت کے قصے ہم سن چکے تھے گھبراہٹ اور بڑھ گئی اسی خوف کی حالت میں باہر سے اونچی آوازیں آنی شروع ہوئیں پھر فوجی کاشن کی آوازیں ابھریں جمگھٹا تھوڑا سا ہٹا تو ایک صوبیدار وردی میں ملبوس اندر داخل ہوا اس نے آتے ہی کہا یہ آپ نے کیا کیا؟ میری ساری یونٹ خطرہ میں ہے ابھی یہاں سے نکلیں۔ اس نے پشتو میں کہا کہ یہ مہمان ہیں ان کو کچھ ہوا تو سب پلاٹون میرے ساتھ آئی ہے کٹ مرے گی بہت خون خرابہ ہوگا اس پلاٹون کے دو حصے کئے درمیان میں ہم لوگ تھے اس طرح ہوائی فائر کرتے ہوئے دریا عبور کر کے لیوی پوسٹ میں پہنچے۔ وہاں محترم چوہدری صاحب اور باقی کے ساتھی سربسجود تھے اور دعاؤں میں مصروف تھے۔ پھر جو ہمارے ساتھ ہوئی وہ تو آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے۔

دیر لیوی پوسٹ سے ہم چترال کی طرف پیدل روانہ ہوئے عموماً راستہ خشک پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ ایک طرف دریا ہے اور دوسری طرف پہاڑ دریا کے بیڈ کے [illegible] ساتھ کچھ پن چکیاں اور کچھ ہوائی چکیاں نظر آتی ہیں جس کو دیکھنے بعض اوقات ہم سڑک سے نیچے اترتے تھے ورنہ سڑک کو چھوڑنا کسی مصیبت کو مول لینا بھی ہو سکتا تھا۔ کئی راہگیر ہمارے ہمسفر ہوتے ہر کوئی مسلح ضرور ہوتا۔ میرے پاس مکرم چوہدری صاحب کی پانچ فائر والی آٹومیٹک بارہ بور رمنگٹن تھی۔ میں نے جو اپنے ایک ہم سفر کے ہاتھ میں روسی ساخت کی رائفل دیکھی مجھے دلچسپی پیدا ہوئی۔ میں نے اس سے دیکھنے کے لئے بندوق لی۔ اس کے بولٹ کو جو کھولا وہ پھنس کر رہ گیا۔ بہت کوشش کی بڑی تکنیک لڑائی مگر سب بے سود خاموشی سے دیکھتا رہا آخر میں نے ویسے ہی اس کو پکڑا دی۔ وہ اسی طرح ہمارے ساتھ چلتا رہا تھوڑی دیر بعد اس نے مجھے قمیص کے کالر سے پکڑا اور اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا۔ اس کی خونخوار آنکھیں دیکھ کر سب ڈر گئے۔ جدھر مجھے لے جا رہا تھا ادھر جانے کے سوا چارہ نہ تھا آخر ایک Gun Smith (مرمت بندوق کی دوکان) پر پہنچے اس نے رائفل درست کی اور مکرم چوہدری صاحب نے اسے دس روپے کا نوٹ دے کر خلاصی دلائی۔

چترال میں لواری پاس گزر کر ایک جگہ زیارت ہے دیر شہر سے وہاں تک دو منزلیں بنتی ہیں یعنی دو دن میں عام مسافر وہاں پہنچتے تھے۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ دو منزلیں ہم ایک دن میں ہی کریں گے۔ راستہ میں کئی چھوٹے چھوٹے گلیشیئر ملتے عموماً راستہ ویران ہے پہاڑوں کے اوپر کچھ چیڑ Pine اور دیودار کے درخت ہیں یا سڑک کے ساتھ دریا کا بیڈ پڑا ہے۔ ہمارا سامان خچروں پر لدا تھا ہم لوگ کھڈ سٹک کے ساتھ اپنے تھیلے کندھوں سے باندھے رواں دواں تھے اس جذبہ سے سرشار کہ دو منزلیں ایک ہی دن میں کرنی ہیں۔ چائے کی دوکانیں راستہ میں آتیں۔ وہاں سے چائے پیتے اس زمانہ میں برتن بھی کم تھے غربت زیادہ تھی ٹوٹی پیالیوں کو لوہے سے اتنے پیوند لگے ہوتے کہ وہ مٹی یا چینی کے بجائے اب لوہے کی پیالیاں بن چکی ہوتیں۔ چائے اچھی ہوتی جو سب سے مزیدار چیز ہم نے کھائی وہ پنیر تھا صرف پنیر نہیں بلکہ اس کی روٹیاں پراٹھوں کی شکل میں یہ ایک انوکھی اور بھوک مٹانے کی نرالی چیز تھی۔ البتہ وہ لوگ گھی چمڑے کے مشکیزوں میں ڈالتے تھے چمڑے کی بو گھی میں سرایت کر جاتی تھی۔ دیر ریاست کے لوگ بہادر اور جنگجو تھے۔ فوراً لڑنے کو تیار ہو جاتے اس کی ایک وجہ تو نواب دیر کی طبیعت اور اور دوسری وجہ اسلحہ کی فراوانی تھی۔

ہم لواری پاس (Lawaritop) پہنچے تو تمام تھکان اترتی نظر آئی ایک بہت بڑا گلیشیئر ہمارے سامنے بچھا پڑا تھا ہم لوگ چودہ ہزار فٹ (14000 ft) کی بلندی پر کھڑے تھے۔ بادل ہم سے نیچے تھے ہم ان کو چیر کر آئے تھے۔ چوٹی یا درہ جس کے ایک طرف ریاست دیر اور دوسری طرف ریاست چترال تھی گلیشیئر اور اس کے نیچے درختوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ کٹی ہوئی لکڑی کے ڈھیر تھے۔ وہاں کے لوگ بڑی لکڑی کی گیلی کو اٹھا کر اور گھاس کے تنکوں کی رسی سے بنی جوتی پہن کر منوں بوجھ کمر پر لادے قدم پھونک پھونک کر رکھتے چلے جا رہے ہوتے ہیں۔ ہم سے تھیلہ اٹھانا دوبھر ہو جاتا تھا۔ ہم ان کو حسرت سے دیکھتے کیونکہ چڑھائی سے ہمارے گھٹنے لڑکھڑانے لگے تھے اور اترائی پر بریکس جواب دینے لگی تھیں کھڈ سٹک نے بہت سہارا دیا۔ اسی حالت میں کچھ ستانے کی سوچ رہے تھے کہ چند مسلح اشخاص آئے اور کہا کہ تمہارے پاس جو رائفل ہے یا تو انہیں ان کی مرضی کی قیمت پر بیچ دی جائے یا پھر وہ چھین لیں گے ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ہمارے تو پاؤں تلے سے زمین نکل گئی ہر صورت میں موت سامنے نظر آنے لگی۔ ہم نے بہت سمجھایا وہ ہٹ کے پکے تھے آخر مہلت مانگی اور جائے پناہ کی تلاش میں دیکھا تو ایک جھونپڑی نظر پڑی اسی میں لکڑیوں کے ٹھیکیدار کا ایک چوکیدار تھا اس سے اجازت لے کر بیٹھ گئے پھر دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ بہت دعائیں ہوئیں سجدہ ریز رہے احمدیت اور دین حق کے طفیل مدد مانگی۔ باری باری بندوق لے کر جھونپڑی کے دروازے پر کھڑے ہوتے اسی اثناء میں کچھ جیپ کے انجن کی اور پھر بعد میں لوگوں کی آوازیں سنائی دیں ساتھ ہی پہاڑ کے اس بلند درہ کی طرف چند چہرے ابھرے دو ایک نے ہیٹ اور پتلون باقی اس علاقے کے لباس میں لیکن مسلح ہم نے موقع کو غنیمت جانا اور ان لوگوں کو اشارہ سے بلایا وہ جب آئے تو آتے ہی ہمیں گلے لگا لیا اور کہا آپ لوگ کہاں ہم نے بھی حیرت کا اظہار کیا کہ مرزا صاحب (مرزا مقصود احمد صاحب سابق امیر جماعت پشاور) آپ کیسے انہوں نے بتایا کہ وہ چترال دروش میں ایس ڈی او ہیں۔ بعد میں تو شاید ایس ای ہو کر ریٹائرڈ ہوئے مرزا صاحب فرمانے لگے صبح سے وہ بے چینی محسوس کر رہے تھے۔ انہوں نے بلا ارادہ اس طرف کا رخ کیا۔ ہم نے کہا نہیں یہ اللہ تعالیٰ آپ کو کھینچ کر لایا ہے۔ ہماری دعائیں رنگ لائی ہیں۔ اس طرح رب کریم نے کافی گفت و شنید اور بحث مباحثہ کے بعد ان لوگوں کے دلوں میں کچھ نرمی ڈالی اور ہماری خلاصی ہوئی کچھ دیر تک محترم مرزا مقصود احمد صاحب نے اپنے ساتھیوں سمیت ہمارا ساتھ دیا پھر ہمیں دروش ملنے کا کہہ کر روانہ ہو گئے۔ ہم لوگ چترال کی طرف اترے اور جلدی زیارت ریسٹ ہاؤس پہنچ گئے وہاں ایک یونانی دیوتاؤں جیسی شخصیت کو نماز پڑھتے دیکھا ان کے ساتھی بھی ہمراہ تھے۔ معلوم ہوا یہ سید سرفراز شاہ صاحب ہیں جو کہ مہتر چترال جو کہ اس وقت چھوٹے بچے تھے اپنے والد کی وفات کے بعد ان کو نوابی ملی تھی کے سرپرست اور اتالیق تھے۔ انہوں نے خندہ پیشانی سے استقبال کیا اور رات کو بڑا پرتکلف کھانا دیا۔ ہم میں سے بعض تو تھکان کے باعث کھانے سے قبل ہی سو چکے تھے مگر انہوں نے جگا کر منہ ہاتھ دھلا کر کھانا کھلایا اور بعد میں قہوہ دیا گیا رات ایک اور واقعہ ہوا مکرم چوہدری محمد علی صاحب کھانے اور عبادت سے فارغ ہونے کے بعد باہر ذرا ٹہلنے چلے گئے اتالیق صاحب بتا چکے تھے کہ یہاں جنگلی جانور ہوتے ہیں مکرم چوہدری صاحب تھوڑی دیر بعد ہی واپس ہوئے اور دروازے کھڑکیاں بند کرنے کا حکم صادر فرمایا ساتھ ہی کورامین کے کئی قطرے پی گئے۔ جب مکرم چوہدری صاحب قدرے پرسکون ہوئے تو معلوم ہوا کہ چوہدری صاحب نے ایک درخت کی کھوہ کی طرف جب اپنی ٹارچ کا رخ کیا تو وہاں ایک عظیم الجثہ پہاڑی ریچھ استراحت فرما رہا تھا۔ اس نے جو غرا کر غصہ سے دیکھا تو اس سے آگے جو کچھ ہوا وہ آپ سمجھ گئے ہوں گے۔

اگلے روز شام کے قریب ہماری پارٹی سفر کرتی دریا کے ساتھ ساتھ چلی اونچی نیچی سڑکوں سے گزرتی۔ بلند کھائیوں اور چیڑ اور دیودار کے جنگلوں اور دریا کے درمیانی راستہ سے ہو کر دروش پہنچی۔ مکرم مرزا مقصود احمد صاحب ہمارے منتظر تھے۔ ان کے ساتھ کچھ احمدی لوگ بھی تھے جو کہ پرتکلف کھانے پر مدعو تھے مکرم مرزا صاحب اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح خوش باش ہنس مکھ اور لطیفہ گو اور نہایت سلجھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوا مزاج رکھنے والے انسان ہیں۔ ان کی باتوں نے تمام تھکان اتار دی ایک اور وجیہ قسم کے صاحب وہاں تھے وہ بھی بالکل مرزا صاحب کی طبیعت کے انسان تھے انہوں نے تعارف کروایا کہ میں بھی آپ کے مسلک سے تعلق رکھتا ہوں۔ جب کافی دیر گفتگو معمول کے مطابق جاری رہی تو مرزا صاحب اور وہ صاحب کھلکھلا کر ہنسے وہ صاحب فرمانے لگے آپ لوگ تو معمول کے مطابق گفتگو کرتے ہیں۔ مہذب خوشکن اور معلومات سے بھرپور' نہ کہیں خفیہ کوڈ کا تبادلہ نہ کسی ایسی بات کا ذکر مکرم مرزا صاحب نے بتایا کہ یہ جناب پیر اسلم شاہ صاحب سابق وزیر تعلیم صوبہ سرحد ہیں۔ ان کے دوست ہیں ان سے جب ربوہ سے آمدہ پارٹی کا ذکر ہوا تو کہنے لگے کہ میں نے سنا ہے کہ جب آپ لوگ آپس میں ملتے ہو تو خفیہ گفتگو کرتے اور منصوبے بناتے ہو۔ مزا تو جب ہے کہ ان لوگوں سے ان کا تعارف بطور احمدی کروایا جائے تاکہ وہ خود دیکھ لیں اور سن لیں کیا خفیہ باتیں ہوتی ہیں۔ جب کافی دیر ایسی بات نہ ہوئی تو انہوں نے اس بات کو ظاہر کر دیا۔

اگلے روز ہم دروش گھومے صاف ستھرا خوبصورت شہر ہے۔ یہاں کا پانی معدنیات سے بھرپور ہونے کی وجہ سے ہاضمہ اور صحت بخش ہونے کے لحاظ سے دنیا میں نمبر ایک ہے۔ ہم نے تجربہ کیا کہ جتنا بھی کھالو جو بھی کھالو معدہ متاثر نہیں ہوتا تھا۔ دروش سے ہم چترال دار الخلافہ کے لئے روانہ ہوئے راستہ میں ایک بہت لمبی چوڑی قبر دیکھ کر حیران رہ گئے وہاں کے مکینوں نے بتایا کہ یہ قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری کی ہے۔ جو آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ کشمیر کے سفر کے دوران فوت ہو گئے اور یہیں دفن ہوئے ان حواری کے بارہ میں تصدیقی سرٹیفکیٹ ہم نے علاقہ کے گورنر سے حاصل کیا جو بعد میں رسالہ الفرقان نے شائع کیا تھا۔

چترال شہر پہنچ کر جناب سید سرفراز شاہ صاحب اتالیق مہتر چترال کے ارشاد کے تحت انہیں ملنے پہنچے جنہوں نے بڑے تپاک سے ہمارا استقبال کیا۔ مشروبات اور تازہ پھلوں سے تواضع کی پھر اپنا باغ اور پھول دکھائے خصوصاً ایک پھول جسے گل اتالیق کہتے ہیں انہوں نے پھولوں کی افزائش سے تیار کیا تھا۔

اتالیق صاحب نے ہماری رہائش کا بندوبست کیا۔ ہم لوگ ریاست کے مہمان تھے۔ ہمارے گیسٹ ہاؤس میں ایک نہانے کا تالاب بھی تھا جس میں مہتر چترال کے چچا نہانے آتے تھے۔ بہت دلچسپ آدمی تھے برف میں چلنے اور پھسلنے کے ماہر تھے۔ وہاں کے لوگ اس وقت ice Sking کے تو واقف نہ تھے لیکن شہزادہ صاحب کمبلوں اور بستر بند میں اپنے آپ کو لپیٹ کر اونچے پہاڑوں سے پھسلنا خوب جانتے تھے۔ ہم ان کے تجربات سن کر بہت محظوظ ہوئے۔ ان کی محفلوں کی یاد 35 سال گزرنے کے باوجود تازہ ہے۔ ان کی سادگی 'بات بات پر ہنسنا' واقعات کو دلچسپ انداز میں بیان کرنا اور حظ اٹھانا خوب یاد ہے۔

بہرحال چترال میں ہمارا قیام بہت خوشکن اور دلچسپ رہا۔ اتالیق صاحب کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہو کر چترال کے پہاڑوں اور برف پوش چوٹیوں پولو کے میدانوں اور قدرتی حسن کے نظاروں کو دیکھ کر ہم لوگ کافرستان کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں راکاپوشی اور قشر لیشمیر کی دیو قامت برف سے ڈھکی چوٹیاں بھی نظر آئیں۔ پاکستان اور بیرون پاکستان سے مختلف پارٹیاں ان پہاڑوں کو سر کرنے اور قسمت آزمائی کے لئے ان علاقوں میں جاتی ہیں۔ عیون جو چشموں کا گھر ہے کافرستان میں داخلہ کا دروازہ ہے۔ دریائے چترال کو ایک معمولی سے لکڑی کے بنے پل کے ذریعہ سے عبور کیا۔ اور ایک پتلی سی پگڈنڈی کے ذریعہ کافرستان کی طرف بڑھنے لگے ہم ایک قطار میں جا رہے تھے کیونکہ پگڈنڈی پر سے ایک ہی آدمی کا گزر ہو سکتا تھا ایک طرف گہرا کھڈ اور اس میں تیز دریا کہ اگر کوئی گر جائے تو ہڈی پسلیوں کا سرمہ بن جائے اور دوسری طرف بلند پہاڑ سیدھی دیواریں لئے کھڑے تھے ان پہاڑوں کو کاٹ کر تھوڑا سا راستہ بنایا گیا تھا۔ اب تو اس علاقہ میں سڑکیں بن چکی ہیں جیپیں اور گاڑیاں وادی کافرستان میں گھومتی پھرتی ہیں اس زمانے میں وہاں کے مکینوں نے ان چلنے والی گاڑیوں کی شکل نہ دیکھی تھی۔ ریلوے تو دیکھنے کے لئے تو اب بھی ان کی آنکھیں ترستی ہیں۔ البتہ ہوائی جہاز کو ایک شور مچاتے پرندے کی صورت میں وہ دیکھ چکے تھے اور حیرانی سے قصے سنتے کہ کس طرح اس کے پیٹ میں مسافر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ ان کو منزل تک پہنچاتا ہے۔ وہ اس عظیم الجثہ پرندے کے مہاوت کی مہارت پر بھی حیران ہوتے۔ ہم جس کافرستان کی وادی میں جا رہے تھے یہ کالا کافرستان کہلاتا ہے۔ یہاں کے لوگوں کے رنگ کی وجہ سے نہیں بلکہ یہاں کے کالے لباس کی وجہ سے اس وادی کو یہ نام دیا گیا ہے۔ یہ وہ بند وادی ہے جو باہر کی دنیا سے سب سے آخر میں متعارف ہوئی۔

اس وادی کے رہنے والے سرخ و سفید رنگت اور آرین اور پختون خدوخال رکھتے ہیں۔ وادی کے حسن کے ساتھ ساتھ ان کو بھی قدرت نے بے انتہا حسن سے نوازا ہے۔ دوسری وادی سرخ وادی کہلاتی ہے۔ جو باہر کی دنیا سے زیادہ متعارف ہے۔ تیسری وادی جو افغانستان میں کھلتی ہے اسی کو افغانوں نے مسلمان کر کے اس کا نام نورستان رکھ لیا ہے۔

سفر کے دوران جو پہاڑ پر نظر پڑی تو ایک ریچھ بھاری بھر کم ڈیل ڈول والا ہمارے ساتھ ساتھ سفر کر رہا تھا وہ اپنے آپ میں مگن اپنی طاقت اور خونخواری کے زعم میں ہم سے تغافل برتتا ہوا جا رہا تھا۔ میں نے اچھا موقع جان کر بندوق اٹھائی کہ مکرم چوہدری صاحب نے منع کر دیا کہ یہ وحشی جانور زخمی ہو کر خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے اس لئے اس کو مت چھیڑو۔ تاہم آگے جا کر ایک پہاڑی لومڑی کا شکار کرنے کا موقع مل گیا جو لڑھکتی ہوئی دریا برد ہو گئی۔

مرغ زریں بھی نظر آئے لیکن ان کی اڑان اتنی تیز اور اچانک ہوتی کہ فائر کرنا دوبھر ہو جاتا۔ بہت خوبصورت مرغ کے قد کا پرندہ ہے قدرت کا ایک شاہکار ہے۔ سنہرے نیلے لال اودے اور خاکستری رنگت کا امتزاج بہت بھاتا ہے۔

تو بات ہو رہی تھی وادی کافرستان کی۔ اس پگڈنڈی والے اور تنگ راستے کے اختتام پر اچانک جو وادی کھلی تو ہم سمجھے شاید جنت میں آ گئے ہیں خشک پہاڑوں کے بعد ہری بھری وادی پہاڑوں کی چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی اس سے نیچے دیودار اور چیڑ کے درختوں کا حلقہ پھر پھلوں کے درختوں کی قطاریں کہیں سیب کہیں خوبانی اور شہتوت وہ بھی ایسے کہ زندگی بھر نہیں کھائے سرخ بڑے شہتوت ایک منہ میں ڈالو اس سے منہ بھر جاتا تھا۔ انگور کی بیلوں سے وادیاں بھری پڑی تھیں۔ درخت بھاری بیلیں اٹھائے ہوئے تھے کہ ان کے نیچے اندھیرے کا گمان ہوتا تھا۔ چھوٹے چھوٹے میدانوں کی نرم گھاس جس میں پاؤں دھنستے دبیز قالینوں کو مات کرتی تھی آبشاروں اور دریا کے کنارے قدرتی پھولوں سے بھرے پڑے تھے مجھے ور ڈزورتھ اور کیٹس یاد آ گئے۔ اگر ان کا گزر یہاں سے ہوتا تو کیا بنتا ناچتے ڈیفوڈلز دیکھ کر ہی قدرت کے گیت گانے لگے اگر یہ زمین جنت نظیر دیکھ لیتے تو یہیں بس جاتے۔ آگے بڑھے تو ایک جرمن نوجوان اپنے باپ کی میت کے ساتھ نظر آیا وہ کہنے لگا کہ اس کا باپ یہاں آیا تھا یہیں کا ہو کر رہ گیا اب باپ کو جرمنی دفنا کر وہ بھی اس جگہ آ جائے گا اس وادی میں سب کچھ تھا صرف دودھ کی نہریں نہیں تھیں اب معلوم نہیں اس وادی کا کیا حال ہوا ہے۔ کیونکہ مصنوعی طرز زندگی قدرتی حسن کو بگاڑ دیتا ہے کہاں قدرت کی صناعی ؟ کہاں انسان کی کاریگری ؟ فرق نمایاں ہے۔

وہاں کے لوگ سادہ اور معصوم دنیوی ہیر پھیر اور سیاسی قلابازیوں سے نابلد صرف ایک شخص ہم نے کچھ تیز و طرار دیکھا اس کو اس بات پر ناز تھا کہ وہ کراچی تک گھوم آیا ہے۔ باقی سب پر اس کو فوقیت حاصل تھی۔ اسی نوجوان کو ہم نے اپنا ترجمان بنا لیا۔ کیونکہ ان کی بولی ہمارے لئے خلائی مخلوق کی زبان کے مشابہ تھی۔ شہداد خان دلچسپ آدمی ثابت ہوا۔ اس نے ہماری ترجمانی اچھے انداز میں کی۔ ان کی رسوم ان کی طرز رہائش کھانے پینے ان کی نظموں کے بارے میں کافی معلومات فراہم کیں۔ سب کچھ بیان کرنے کے لئے لمبا مضمون ہو جائے گا اس لئے مختصراً بتا دیتا ہوں کہ وہ خدا کو تو ضرور مانتے ہیں لیکن اس سے آگے کچھ نہیں جانتے ان کی دعائیں نظموں کی صورت میں ہیں کہ اے سب کے مالک دینے والے ہمیں بکریاں اور پھل دے رزق کی فراوانی کر۔

اپنے محبوب کو یاد کرتے ہوئے اس قسم کا اظہار کرتے ہیں کہ ریوڑ گزر گیا ہے لیکن اس کی دھول دیکھ کر تیری یاد ستا رہی ہے وغیرہ۔

ایک دوسرے کو پسند کرنے پر ان کی شادی ہو جاتی ہے۔ گانے بجانے اور ناچنے کے شوقین ہیں معاوضہ طے ہونے پر اپنا ثقافتی شو پیش کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارے لئے یہ بات حیرانی کا باعث تھی کہ عورتیں غیروں کو دیکھ کر چہرہ ڈھانپنے لگتیں۔ لیکن ترجمان نے یہ بتایا کہ ان کو معلوم ہے کہ لوگ ان کی تصویریں اتارتے ہیں اگر ان کو معمولی رقم دے دی جائے تو تصویریں اتروالیتی ہیں۔ ہر کافر اور عموماً کافرہ کے لباس میں ایک لمبی جیب ضرور ہو گی جس میں پھل بھرے ہوتے ہیں جو وہ تقریباً ہر وقت کھاتے رہتے ہیں۔ گوشت ان کا من بھاتا کھاجا ہے۔ ان کی کئی رسوم عجیب و غریب ہیں یہ تو پرانی بات ہے اب معلوم نہیں کہ مہذب دنیا کے میل سے وہ رسوم کس طرح سے بدل گئی ہوں۔ آزاد قسم کے لوگ ہیں کئی قسم کی پابندیوں سے ان کا معاشرہ مبراء ہے۔

بہرحال ایک عجیب وادی ہے جیسے آسٹریلیا میں پرانی تہذیبوں کے totamic قبائل پائے جاتے ہیں یا افریقہ میں دور جدید سے ناشناسا قبائل ہیں۔ لیکن یہ لوگ بے ضرر کے قسم ہیں۔ مار دھاڑ اور قتل و غارت سے غیر مانوس 'اور اسے ایک برائی سمجھتے تھے۔

وہ لوگ اتنے سادہ تھے کہ ہمارے ایک ساتھی نے باقی کے ساتھیوں کو اکٹھا کرنے کے لئے منہ میں انگلیاں ڈال کر زور سے سیٹی بجائی اس پر ان لوگوں نے بہت حیرت کا اظہار کیا بار بار سیٹی بجانے کو کہتے تاکہ وہ بھی ایسا کرنا سیکھ سکیں۔

اسی طرح روزمرہ کے استعمال کی چیزیں بھی ان کے لئے ایک عجوبہ تھیں۔ اب تو سنا ہے وہ سادگی اور معصومیت وہاں زیادہ تعداد میں ٹورسٹوں کے جانے اور ان لوگوں کے وادی سے باہر نکل کر دنیا کو دیکھنے کی وجہ سے پختگی اور تجربہ کاری میں کافی حد تک بدل گئی ہے۔ لیکن اب بھی وہ اس مہذب دنیا کے مقابلہ بہت سادہ ہیں۔

قدرت نے ان کو قدرتی نظاروں کا حسن اور انسانی صناعی کا حسن خوب بخشا ہے۔ چونکہ ہمارے پاس وقت کم تھا اور بارشوں کی وجہ سے لینڈ سلائیڈ (مٹی کے تودوں) کے گرنے کا خطرہ تھا اور اس زمانہ میں راستہ صاف کرنے کا انتظام اچھا نہیں تھا۔ اس لئے جلد ہی واپسی اختیار کی۔ اس طرح چترال دیر ریاستوں سے گزرتے۔ ایک دن کے لئے ریاست سوات بھی دیکھتے آئے والی سوات اور ولی عہد سوات سے بھی ملاقات ہوئی جو کہ مکرم کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب اور مکرم کرنل ڈاکٹر تقی الدین صاحب سے اچھے خاصے متعارف تھے۔

انسان توبہ نصوح کرے اور دعا کرے کہ گناہ سرزد نہ ہوں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ انسان توبہ کرے اور دعا کرے کہ اس سے گناہ سرزد نہ ہوں۔ نہ آخرت میں رسوا ہو نہ دنیا میں جب تک انسان سمجھ کر بات نہ کرے اور تذلل اس میں نہ ہو تو خدا تک وہ بات نہیں پہنچتی۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن گذر جاویں اور خدا کی راہ میں رونا نہ آوے تو دل سخت ہو جاتا ہے۔ تو سختی قلب کا کفارہ یہی ہے کہ انسان رووے اس کے لئے محرکات ہوتے ہیں انسان نظر ڈال کر دیکھے کہ اس نے کیا بنایا ہے اور اس کی عمر کا کیا حال ہے۔ دیگر گذشتگان پر نظر ڈالے پھر انسان کا دل لرزاں و ترساں ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ملکہ الزبتھ کا دورہ بھارت

برصغیر پاک و ہند پر برطانوی سامراج کے دور حکومت میں امرتسر کے مقام پر ایک انگریز ایس۔ پی اوڈائر کے حکم پر ایک پرامن ریلی میں شامل سینکڑوں ہندوستانیوں کو گولیوں سے اڑا دیا تھا اور یہ واقعہ تاریخ میں ایک عظیم سانحہ سے یاد کیا جاتا ہے۔ برطانیہ کی ملکہ الزبتھ مستقبل قریب میں بھارت کا دورہ کرنے والی ہیں اور ان کا خیال تھا کہ وہ اس دورے کے دوران امرتسر کا دورہ کر کے اس واقع کے متعلق اظہار افسوس کریں گی اور پرانی زیادتیوں کے ازالہ کی کوشش کریں گی لیکن بھارت کے وزیراعظم مسٹر آئی آر گجرال کا خیال ہے کہ ملکہ الزبتھ خیر سگالی کے دورے پر آ رہی ہیں اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ پرانی تلخیوں کو زندہ کیا جائے۔ اس لئے ان سے درخواست کی جائے گی کہ وہ امرتسر نہ جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس دورہ کے دوران کسی قسم کی تلخی نہیں چاہتے اور اس موقع پر برطانوی ملکہ کی طرف سے 1919ء میں ہونے والے اس واقعہ پر کسی قسم کی معافی مانگنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ باتیں انہوں نے "دی آبزور" کے نمائندہ سے بات چیت کرتے ہوئے کہیں۔ جب نمائندہ اخبار نے ان سے استفسار کیا کہ کیا کوہ نور ہیرے کے متعلق بھی کوئی بات چیت ہوگی تو مسٹر گجرال نے کوہ نور ہیرے سے کسی حد تک لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کی دولت کا انحصار کوہ نور پر نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے خزانہ میں کئی کوہ نور ہیں۔ ہمارے پاس اتنی دولت ہے کہ ایسی چیزوں کے بارے میں مشکل سے ہی سوچتا ہوں۔

OOO

یاسر عرفات کا انتباہ

فلسطینی اور اسرائیلی اقتصادیات میں اب ایک دوسرے پر اس طرح انحصار کر رہے ہیں کہ دونوں ملک اس سلسلے میں مجبور دکھائی دیتے ہیں۔ جہاں اسرائیلی کارخانوں میں فلسطین کے لاکھوں کارکن کام کر رہے ہیں اور اپنی معیشت کے لئے ان پر انحصار کرتے ہیں وہاں فلسطینی عوام میں جو اشیا استعمال ہوتی ہیں ان کا نوے فی صد حصہ اسرائیل ہی سے درآمد کیا جا رہا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہر کوئی سمجھ سکتا ہے کہ یہ صورت حال آخر کار فلسطینیوں کے خلاف ہی جاتی ہے۔ اب تھوڑی دیر پہلے جو عارضی معاہدہ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان ہوا تھا اس میں بھی اسرائیل نے صرف یہ بات مانی تھی کہ وہ فلسطینی کارکنوں کے لئے اپنی حدیں دوبارہ کھولنے پر آمادہ ہو گیا تھا۔ اگرچہ اس پر بھی پوری طرح عمل نہیں کیا جا رہا۔ اب فلسطینی حکومت کے سربراہ یاسر عرفات نے کہا ہے حکومت اسرائیل نے فلسطین کی اقتصادیات تباہ اور لاکھوں فلسطینیوں کو روزگار سے محروم کرنے کے لئے پابندیاں لگا رکھی ہیں۔ لیکن ہم بھی اسرائیل سے کوئی ایسی چیز درآمد نہیں کریں گے جس کی عوام کو شدید ضرورت نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت فلسطینی عوام جو اشیاء استعمال کرتے ہیں ان کا نوے فی صد حصہ اسرائیل سے درآمد کیا جاتا ہے لیکن اب ایسا نہیں ہوگا اور ہم اسرائیل کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں گے۔ ہم اسرائیل کا دباؤ قبول نہیں کریں گے اگر اسرائیل نے اقتصادی پابندیاں ختم نہ کیں تو سیکورٹی کے سلسلے میں اسرائیل سے مزید تعاون نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل ہمیں اقتصادی لحاظ سے ختم کرنا چاہتا ہے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اس بائیکاٹ کی وجہ سے اسرائیل کی اقتصادیات پر بھی اثر پڑے گا چاہے وہ تھوڑا ہو یا بہت۔

مسٹر یاسر عرفات نے مزید بتایا کہ اسرائیل نے فلسطین کو واجب الادا بہت سارے فنڈز بھی روک رکھے ہیں۔ یہ فنڈز کروڑوں ڈالر کے ہیں۔

OOO

ترکی میں سیکولر تعلیم کا بل

آخر کار ترکی پارلیمنٹ نے ملک بھر میں متنازعہ تعلیمی بل منظور کر لیا ہے جس کے مطابق آٹھویں جماعت تک ہر بچے کو پہلے سیکولر سکولوں میں تعلیم حاصل کرنا ہوگی۔ اس بل کے پاس ہو جانے اور لاگو ہو جانے کے نتیجہ میں اسلامی پارٹیوں کو بہت دھچکا لگے گا کیونکہ اس سے بہت سے دینی ادارے بند ہو جائیں گے جن کو اسلام پسند چلاتے ہیں۔ اس قانون کے حق میں 277 اور مخالفت میں 242 ووٹ آئے۔ ترکی کی اسلام پسند رفاہ پارٹی نے اس بل کی انتہائی مخالفت کی اور اس کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے مذہبی آزادی کا احترام نہیں ہوتا۔ یاد رہے کہ اس قانون کے تحت لازمی سرکاری سیکولر تعلیم کی مدت پانچ سال سے آٹھ سال تک بڑھ جائے گی۔ اور اسلامی طرز کی تعلیم دینے والے اداروں کے جونیئر اور ہائی سیکشن بند ہو جائیں گے۔

اصل میں ان تعلیمی اصلاحات کے پیچھے فوج کا ہاتھ ہے جو کہ ایک مکمل طور پر سیکولر ادارہ ہے جو دینی مدارس کو اسلامی انتہا پسندوں کی ایک تربیت گاہ سمجھتی ہے۔ اسلام پسندوں نے اس بل کے پاس ہونے کے خلاف مظاہرے کئے اور ان مظاہروں پر پولیس کے تشدد کی وجہ سے 100۔افراد زخمی ہو گئے۔ اور پولیس نے ان مظاہروں کو سختی سے منتشر کر دیا۔ یہ مظاہرے استنبول اور دیگر چھ شہروں میں کئے گئے۔ دریں اثناء ترکی کے طول و عرض میں اس قانون کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ اور عوام حکومت کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ پولیس نے پانی کی تیز گرم دھار مار کر مظاہرین کو منتشر کرنے کا نیا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس سے بیشتر بھی مظاہرے کئے گئے تھے جن میں 200 سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔

OOO

54 سال قبل بنگال کا قحط

54 سال قبل جنگ عظیم کے دوران جبکہ ابھی برطانیہ کا پرچم اس ملک پر لہرا رہا تھا ہندوستان کے صوبہ بنگال میں لاکھوں افراد قحط سے مر گئے اور حکومت وقت ان کے لئے کچھ نہ کر سکی۔ جنگ کے بعد یہ معاملہ دب گیا اور ہندوستان کی آزادی کے بعد بھی کسی نے اس معاملے میں کوئی بات کہنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اب جبکہ اسی بات پر اتنا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس خوفناک قحط کے بارے میں سیکرٹ فیمین (Secret famine) نامی فلم برطانوی ناظرین کو دکھائی جا رہی ہے جس میں پہلی بار اس قحط کے حقائق کا انکشاف ہو رہا ہے۔ اس وقت برطانیہ نے قحط کے متعلق اصل حقائق دنیا کی نظروں سے پرے رکھنے کے لئے تمام اخبارات کو قحط کی خبریں اور تصاویر چھاپنے سے جبراً روک دیا تھا۔ ایک ہندوستانی چٹو پرشاد نے اس قحط کے بارے میں ایک کتاب چھاپی جس کا نام "بھوکا بنگال" تھا۔ اس کتاب میں بھوک کے مناظر اور خاکے شائع کئے گئے تھے لیکن برطانوی حکومت نے اس کتاب کی پانچ ہزار کاپیاں جلا ڈالیں۔ یہاں تک کہ برطانوی تاریخ کی کتابیں بھی اس قحط کے ذکر سے خالی ہیں۔ اتحادیوں نے جرمنوں کے ہاتھوں یہودیوں کے قتل عام کے متعلق تو دنیا بھر میں اتنا شور مچایا کہ الحفیظ والامان جبکہ اس میں بہت کم یہودی قتل کئے گئے تھے لیکن ہندوستان کے اس قحط کے متعلق جس میں لاکھوں کی تعداد میں ہندوستانی مر گئے آج تک صیغہ راز میں رکھا گیا جبکہ اس قحط کا سب سے شرمناک پہلو یہ ہے کہ یہ اس وقت کی حکومت کا خود ساختہ تھا۔ جاپان اس وقت ہندوستان کی دہلیز پر دستک دے رہا تھا جس کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک بہت بڑی فوج بھیجی گئی تاکہ برطانوی حکومت کی اس کالونی کی حفاظت کی جائے اور اس فوج کی ضروریات کے لئے منڈیوں سے تمام چاول خرید لیا گیا اور اسے محاذ جنگ پر بھیج دیا گیا۔ اور سب سے بڑا ظلم یہ کیا گیا کہ باہر سے بھی اس کی کمی پورا کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اس وقت کے بنگال کے گورنر جان ہربرٹ' ہندوستان کے وائسرے لنلتھگو اور برطانیہ کے وزیراعظم چرچل نے بھی جانتے بوجھتے ہوئے اس صورت حال کو درست کرنے کی کوئی کوشش نہ کی بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اتنے عظیم سانحہ کو کوئی اہمیت ہی نہ دی۔

OOO

بھارتی ایٹمی ہتھیاروں پر بات چیت

بھارت ایٹمی ہتھیاروں کے سلسلے میں کسی قسم کا دباؤ منظور کرنے سے انکار کرتا رہا ہے امریکہ نے اپنی انتہائی کوشش کی کہ بھارت "این۔ پی۔ٹی" اور "سی۔ٹی۔پی۔ٹی۔ پر دستخط کر دے لیکن اس نے اس سلسلے میں کسی قسم کی بات چیت سے ہمیشہ انکار کیا ہے۔ لیکن اب بھارت نے امریکہ کے ساتھ ایٹمی ہتھیاروں کے بارے میں بات چیت پر رضامندی ظاہر کر رہی ہے۔ اور یہ بات چیت امریکی صدر بل کلنٹن کے دورہ بھارت کے موقع پر کی جائے گی۔ یاد رہے کہ امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن اگلے برس جنوبی ایشیاء کے دورے کے دوران پاکستان اور بھارت کا بھی دورہ کریں گے۔ صدر کلنٹن کے اس دورے سے پہلے امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائٹ پاکستان اور بھارت کا دورہ کریں گی۔ یہ بات بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہی ہے۔ ویسے صدر کلنٹن کے دورے کی تاریخ کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا۔

OOO

بھارت کے وزیر دفاع کا دھمکی آمیز اعلان

ایک طرف تو پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم دونوں ملکوں میں صلح اور امن کے معاہدوں کی بات چیت کر رہے ہیں اور دوسری طرف بھارت سے ہر روز ایسی کوئی نہ کوئی خبر ملتی ہے جو کہ ان وزرائے اعظم کے خیر سگالی کے جذبات کے بالکل الٹ ہوتی ہے۔ بھارت کے وزیراعظم کشمیر کا دورہ کرتے ہیں تو کشمیر ہمارا اٹوٹ انگ کا ورد کرتے ہیں۔ اب یہ خبر آئی ہے کہ بھارتی وزیر دفاع ملائم سنگھ یادیو نے کہا ہے کہ چونکہ پاکستان میزائل ٹیکنالوجی سے پوری طرح نہ صرف لیس ہو چکا ہے بلکہ اس نے اپنے میزائلوں کا رخ بھی بھارت کی طرف موڑ دیا ہے۔ اس لئے ہم بھی مجبور ہو گئے ہیں کہ اپنے پرتھوی میزائل جو اب تک ہم نے گوداموں میں رکھ چھوڑے تھے ان کو اپنی جنم بھومی کے دفاع کے لئے میدان میں لے آئیں اور اب ہم اپنے میزائلوں کو سرحدوں کے بہت اندر ان کی تنصیب مکمل کر رہے ہیں تاکہ پاکستانی میزائلوں کا مقابلہ کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اب دفاعی میزائل نظام بھی قائم کر رہا ہے جس سے پاکستانی میزائلوں کو چلنے سے پہلے ہی تباہ کر دیا جائے گا۔ اور یہ میزائل شکن نظام دنیا کا جدید ترین نظام ہوگا۔ اس نظام کے تحت پاکستانی میزائلوں کو نشانہ پر پہنچنے سے پہلے ہی تباہ کیا جا سکے گا۔ وزیر دفاع نے کہا کہ پاکستان بھارت کی سلامتی اور دفاع کے لئے شدید خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ پاکستان کا میزائل کا نظام بھارت کے نظام سے زیادہ جدید اور کارگر ہے اس کے علاوہ پاکستان نے چین سے میزائل بوٹ حاصل کر کے بھارتی بحریہ کے لئے بھی شدید خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ اور اب پاکستان نے وہ چینی میزائل بوٹ خود تیار کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ للذا ہم بھی بھارتی بحری بیڑے میں ایٹمی آبدوزوں کا اضافہ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

OOO

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

کی روشنی موجود رہتی ہے۔ یہاں کے لوگ ڈش سیٹ ہونے کے بعد ساری رات احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام دیکھتے رہے ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ یہاں عشاء پڑھنے کے دو گھنٹے کے بعد فجر پڑھی گئی۔ مکرم بشارت صاحب نے بتایا کہ یہ میری زندگی کا ایک حیرت انگیز نظارہ تھا جو میں نے سینٹ پیٹرزبرگ میں دیکھا۔ یہاں پر گرمیوں میں دن بے حد طویل ہوتا ہے فجر صبح تین بجے ہوتی ہے اور مغرب (رات) گیارہ بجے ہوتی ہے۔ جبکہ ابھی شام کا وقت ہوتا ہے۔

مکرم بشارت صاحب نے بتایا کہ یہاں بھی ہمارا قیام صرف 72 گھنٹے کا تھا۔ یہاں سے ٹرین کے ذریعے واپسی ہوئی۔ روس کے تمام ممالک میں ٹرینیں بہت شاندار ہیں۔ اتنی آرام دہ اور سکون بخش کہ ہمارے ہاں کے طیارے بھی اتنے آرام دہ نہیں ہوتے پوری ٹرین میں قالین بچھے ہیں۔ پردے لگے ہیں۔ میز کرسیاں لگی ہوئی اور پوری لمبی سیٹ سونے اور بیٹھنے کے لئے ہے۔ پانی چائے مفت ملتی ہے۔ کمبل رضائی وغیرہ گاڑی میں ہی فراہم کر دی جاتی ہے۔ ہر ڈبہ کا ایک علیحدہ گارڈ اور ایک ملازمہ ہوتی ہے۔ جو آپ کی منزل سے نصف گھنٹہ پہلے آپ کو بتا دیں گے کہ آپ کی منزل آنے والی ہے۔ تیار ہو جائیں۔ کوئی رش کا سوال نہیں۔ سوار ہونے سے پہلے ٹکٹ چیک کر لیا جاتا ہے۔ لہذا بغیر ٹکٹ کسی کے سوار ہونے کا امکان نہیں رہتا۔ ساری ٹرینیں الیکٹرک ہیں۔ گاؤں جانے والی ٹرین بھی بجلی سے چلتی ہے۔

مکرم بشارت احمد صاحب نے بتایا کہ ماسکو میں پولیوشن Pollution کہیں نہیں ہے کیونکہ کاریں بھی بجلی سے چلتی ہیں۔ سڑک پر ہی ٹرام اور ٹرین کی پٹڑی بچھی ہے کاریں اور ٹرین اکٹھی چلتی ہیں گاڑی آتی ہے تو کاریں اس کا راستہ چھوڑ دیتی ہیں۔ لال بتی پر ٹرین بھی کاروں کے ہمراہ رک جاتی ہے۔ ماسکو اور پورے رشیا میں یہ نظارہ جابجا نظر آتا ہے۔ ماسکو اور سینٹ پیٹرزبرگ کی انڈر گراؤنڈ ٹرینیں یورپ سے بہت اعلیٰ ہیں۔

مکرم بشارت صاحب نے بتایا کہ ماسکو سے ہم دوبارہ الماتا گئے کیونکہ حضرت صاحب کا ارشاد تھا کہ زیادہ سے ڈشیں بنا کر دے آؤں چنانچہ الماتا پہنچ کر پندرہ ڈشوں کا سامان خریدا۔ اور دن رات ایک کر کے ہم ڈشیں بنانے میں مصروف ہو گئے۔ بشکیک سے دو دن کے لئے شیخ محمد اشرف صاحب کو بھی بلا لیا گیا۔ اور 15 جولائی تک 15 ڈشیں تیار کر دیں۔

16 جولائی کو ہماری واپسی ٹکٹ کی معیاد ختم ہو رہی تھی چنانچہ 16 جولائی کو الماتا سے بیٹھے اور سیدھے پاکستان آ گئے۔ پاکستان آ کر پہلے لندن کا ٹکٹ خریدا پھر ربوہ آئے۔ دو دن یہاں قیام کیا اور 20 کو لندن کے لئے روانگی ہوئی۔

بشارت صاحب کی خصوصی درخواست

مکرم بشارت احمد صاحب نے کہا کہ آخر میں قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ میرے لئے دعا کریں۔ اللہ نے مجھ پر جو فضل کیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ مجھے پہلے سے بڑھ کر جماعت کی خدمت کی توفیق دے۔ استقامت دے۔ اور اپنے عجز وانکسار کے مقام پر قائم رکھے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کا پروگرام ساری دنیا پر جگمگاتا رہے۔ جہاں جہاں ہم نے احمدیہ ٹیلی ویژن کا پروگرام سیٹ کر کے دیا وہاں لوگوں کے لئے عید کی سی خوشی کا سماں تھا۔ احمدی احباب کہتے تھے کہ پہلے ہم ایک سیاہ رات میں بیٹھے تھے احمدیہ ٹیلی ویژن نے اجالا کر دیا ہے احمدیہ ٹیلی ویژن نور ہے روشنی ہے۔ اللہ سب احمدیوں کو اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین

OOO

بقیہ صفحہ 1

بات مان لے بلکہ اسے کہتے ہیں جو کچھ مانے اور کچھ منوائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو (ایمان لانے والوں) کا ولی فرماتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سی باتیں بندہ کی مان لیتا ہوں۔ اور بہت سی اسے ماننی چاہئیں۔ خدا فرماتا ہے کہ جو مجھے پکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ مگر اس کے قبول ہونے کا طریق یہ ہے کہ وہ بھی میری باتیں قبول کرے۔ وہ میرے احکام کو مانے پھر اسے جو تکلیفیں اور مصیبتیں پیش آئیں گی ان کو میں دور کروں گا۔ گویا خدا تعالیٰ ایک عہد کرتا ہے کہ تم میری باتیں مانو میں تمہاری مانوں گا تو دعا کے قبول ہونے کا یہ پہلا گر خدا تعالیٰ نے اس (-) میں بتایا ہے۔

(از خطبہ 21 جولائی 1916ء)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 31226 میں طیبہ مبارکہ بنت عبدالمنان قوم قریشی پیشہ تدریس عمر ساڑھے بائیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8۔ شکور پارک ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-1-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی وزنی ساڑھے چھ تولہ مالیتی -/34000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/2573 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ طیبہ مبارکہ بنت عبدالمنان صاحب 8۔ شکور پارک ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عطاء الرحمٰن محمود 2/14 دارالبرکات ربوہ۔

مسل نمبر 31227 میں عبدالکریم ولد نظام الدین قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 21/8 دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-3-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع دارالیمن وسطی نمبر 21/8 برقبہ 5 مرلہ مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1112+1871 روپے ماہوار بصورت پنشن از وکالت زراعت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالکریم 21/8 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد اسماعیل اسلم 21/8 دارالیمن ربوہ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد وصیت نمبر 27107۔

مسل نمبر 31228 میں امۃ القدوس صائمہ بنت محمد یوسف شیخ قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-5-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ القدوس صائمہ مکان نمبر P-153 ناصر آباد شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد حنیف قمر وصیت نمبر 16106 گواہ شد نمبر 2 نعمت اللہ شمس وصیت نمبر 22948۔

مسل نمبر 31229 میں رفیق احمد ولد چوہدری فتح الدین قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 40/3-R ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-3-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ ایک کنال واقع چک نمبر 40/3-R ضلع اوکاڑہ مالیتی -/100000 روپے۔ اور پلاٹ برقبہ 11 مرلہ واقع چک نمبر 40/3-R ضلع اوکاڑہ شہر سے باہر مالیتی -/110000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3526+450 روپے ماہوار بصورت تنخواہ و پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رفیق احمد بمقام چک نمبر 40/3-R P/O خاص ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد وصیت نمبر 25562 گواہ شد نمبر 2 طاہر سعید محلہ علی پور اوکاڑہ۔

مسل نمبر 31230 میں محمد شفیع ولد نظام الدین صاحب قوم باجوہ پیشہ زراعت عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 107/F ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-4-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی واقع چک نمبر 107/F ضلع بہاولنگر برقبہ 6 ایکڑ 2 کنال مالیتی -/625000 روپے۔ 2۔ زرعی اراضی واقع چک 279/T.D.A ضلع لیہ برقبہ 5 ایکڑ 6 کنال مالیتی -/287500 روپے۔ 3۔ مکان برقبہ 10 مرلہ واقع چک نمبر 107/F ضلع بہاولنگر مالیتی -/60000 روپے۔ کل جائیداد -/972500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شفیع چک نمبر 107/F P/O خاص ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 1 محمد یعقوب وصیت نمبر 13885 گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف قمر وصیت نمبر 16106۔

پچاسویں جشن آزادی کی خوشی میں ہومیوادویات پر "تحفہ نہیں" نقد رعایت
(یہ رعایت 31 اگست تک ہے)

پوٹنسی	30	200	1M	CM	Q	3X6X
بازاری قیمت سیل بند	40/-	48/-	65/-	105/-	75/-	35/-
FB کی قیمت شوابے سیل بند	39/-	47/-	63/-	102/-	73/-	34/-

3000 یا 6000 کی خریداری کی کوئی قید نہیں

ملکی اور غیر ملکی ادویات، شیشیوں ڈراپرز۔ گولیوں کا ہول سیل مرکز — آپ کے ہمدرد آپ کے دوست

الیف بی ڈسٹری بیوٹرز نزد بیت راجیکی ربوہ

خبریں

ربوہ : 22 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف 22 ستمبر کو جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور دیگر سربراہان سے ملاقاتیں متوقع ہیں۔ کشمیر اور افغانستان کے مسائل کو خصوصی اہمیت دیں گے۔

○ پنجاب میں گیارہ خصوصی عدالتیں آج سے کام شروع کر دیں گی وفاقی حکومت نے انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کے لئے گیارہ ججوں کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے چیف جسٹس سمیت سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد 12 مقرر کر دی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن نے پاکستان کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کے گھر کے باہر فائرنگ کے معاملہ کو اسمبلی میں اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ چاروں صوبوں اور خود مختار کشمیر پر یقین رکھتی ہوں۔ 1997ء کے الیکشن شفاف نہیں تھے۔ نواز شریف بھارتی وزیر اعظم کے تو پاؤں چومتے ہیں مگر اپنے ملک کے ارکان پارلیمنٹ اور بیوروکریٹس کو جیل میں ڈالتے ہیں۔ ایجنسیوں نے ہمیں نواز شریف کے خلاف اکسانے کی کوشش کی مگر ہم ان کی باتوں میں نہیں آتے۔ لغاری اپنے محسن کو بھول گئے۔ ہماری حکومت سازش سے ختم کی گئی۔

○ وزارت خارجہ پاکستان کے ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت نے حملہ کیا تو کھلی ایٹمی جنگ ہوگی۔ بھارت کے میزائل پروگرام اور فوجی تیاریوں پر تشویش ہے ترجمان نے کہا کہ ہمیں بھارت کے اس انکشاف پر بھی تشویش ہے کہ اس کے پاس کیمیائی ہتھیار ہیں۔ یہ امر دو طرفہ سمجھوتے اور بین الاقوامی کنونشن کی خلاف ورزی ہے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ کشمیر متنازعہ مسئلہ ہے۔ کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ قرار دینا غیر قانونی ہے۔ کشمیریوں پر مظالم سے لگتا ہے کہ وہ یہ مسئلہ حل نہیں کرنا چاہتا۔ بھارتی قیادت بیانات سے ماحول خراب کر رہی ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کی گرفتاری کے خلاف لاہور اور پشاور میں جماعت اسلامی نے زبردست مظاہرہ کیا۔ لاہور میں مظاہرین نے چوک یادگار لیڈی ریڈنگ ہسپتال' سویکارنو چوک' جی ٹی روڈ' پر مظاہرے کئے اور پولیس پر پتھراؤ کیا۔ جگہ جگہ مقررین کے خطاب کے دوران زبردست لاٹھی چارج کیا گیا اور درجنوں کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔

○ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت کا ایٹمی میزائل پروگرام پاکستان کے لئے خطرہ ہے۔ مصری اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے یہ بات بتائی۔

○ وفاقی وزیر قانون خالد انور نے کہا ہے کہ انسداد دہشت گردی ایکٹ چھ ماہ تک ختم کر دیا جائے گا۔ غیر معمولی حالات سے نبٹنے کے لئے یہ غیر معمولی قانون بنایا گیا ہے۔ چھ ماہ میں اگر دہشت گردی کے واقعات ختم ہو گئے تو کیس خصوصی کی بجائے عام عدالتوں میں بھیجے جائیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ان کا پیش کردہ قومی حکومت کا مطالبہ نہ مانا گیا تو انقلاب ناگزیر ہو جائے گا۔

○ چیف جسٹس کی رہائش گاہ پر فائرنگ کے خلاف ملک بھر میں وکلاء نے احتجاج کیا اور دو گھنٹے تک عدالتوں کا بائیکاٹ کیا۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد کو حکومت نے رہا کر دیا ہے۔

○ کسان بچاؤ تحریک کے چھ مارکنوں کو جیل بھیج دیا گیا۔ لیکن سول عدالت نے گرفتار شدگان کے جسمانی ریمانڈ کی درخواست مسترد کر دی

○ حکومت نے کراچی میں ماورائے عدالت ہلاکتوں کی تحقیقات کے لئے سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں کمیشن مقرر کیا ہے جو تین ماہ کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔

○ ملکہ برطانیہ سات روز کے دورے پر 7۔ اکتوبر کو پاکستان پہنچیں گی۔

○ پاکستان میں امریکہ کے سفیر نے کہا ہے کہ میں نے امریکہ میں نواز' کلنٹن' گجرال ملاقات کرانے کا نہیں کہا تھا۔

○ گورنر سٹیٹ بینک نے کہا ہے کہ موجودہ حالت میں ہر شعبہ کو کوئی نہ کوئی ٹیکس دینا پڑے گا۔ ڈاکٹر یعقوب نے کہا کہ زراعت اور صنعت کے شعبہ میں خاص مافیا زیادہ قرضے لے بھی جاتا ہے اور کھا بھی جاتا ہے۔

○ پاکستان جمہوری پارٹی کے رہنما نوابزادہ نصراللہ خان ہائی کورٹ میں خصوصی عدالتوں کے قانون کو چیلنج کریں گے۔

○ چین نے اعلان کیا ہے کہ چین پاکستان کو ایٹمی پاور پلانٹ کا کمپیوٹر سسٹم فراہم کرے گا۔

خاکسار کا ذاتی مکان کرایہ کیلئے خالی ہے۔
رابطہ۔ احمد۔
فون نمبر 212257 - 212420

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام /۳۰ ، ۶۰ گرام /۹۰ ، ۱۰۰ گرام /۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /۲۵۰
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

Digitized by Khilafat Library Rabwah